::::: وہ جماعتیں جوکہ مسلم ممالک میں مرتد طواغیت کے غلام بن کررافضیوں سے مقابلہ کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے ایک سبق آموز فتویٰ ::::

یہ فتویٰ شیخ ابو محمد عاصم المقدسی کی تشکیل کردہ فتاویٰ کمیٹی "منبر التوحید والجہاد " کی جانب سے جاری کیا گیا تھا جس میں ایک سوال یہ اٹھایا گیا تھا کہ ایک طرف اگر مقابل رافضہ ہوں تو کیا ان سے مقابلے کے لئےعرب ممالک میں حکومت کرنے والے نام نہاد سنی طواغیت سے مدد و نصرت لی جاسکتی ہے اور ان کے ساتھ صف بہ صف کھڑا ہوکر رافضہ کے ساتھ لڑا جاسکتا ہے ؟اس فتوے سے یہ بھی ثابت ہوجائےگاکہ شام کے قضیہ میں کس نے باطل اور خلاف حق طریقہ اپنایا اور کس نے شریعت کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا ،جبہة الجولانی نے یا پھرالدولة الاسلامیہ نے؟

فتویٰ تو کافی طویل ہے لیکن اس کے چند اہم مندرجات درج ذیل ہیں :

بسم اللہ والحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ۔۔۔ وبعد

ایک عرصے سے مسلمانوں کے دل ودماغ اور زبان وبیان پر یہ سوال گردش کر رہا ہے کہ اگر کسی میدان یا ملک میں حکمرانوں اور جامد

رافضیوں (شیعوں)کے درمیان لڑائی ہو جو کہ لبنان، یمن،بحرین یا قطیف یا دیگر علاقوں وملکوں میں شروع ہو چکی ہے یا متوقع ہے تو اس صورت میں ایک عقلمند موحد کو کیا کرنا چاہیے۔۔۔؟

کیا وہ حکمرانوں کی صف میں کھڑا ہو یا رافضیوں کا ساتھ دے ۔تاکہ مسلمانوں کی جماعت کو بچایا جائے اور اس کی حفاظت کی جا ئے تاکہ اہل باطل کو پیچھے دھکیلا جائے اور اُسے خوفزدہ کرکے مسلمانوں کی شان و شوکت بڑھائی جائے۔ تو میں اپنے ان بھائیوں کو ان اوراق میں جواب دیتا ہوں ۔ ہم اللہ سے دعاگو ہیں کہ ان میں برکت ڈالے۔

اے اللہ کی واحدانیت کے علمبردارو ! جان لیجئے کہ توحید اُلوہیت کی تین قسمیں ہیں :

(۱)

عبادت اور قربانی

(۲)

حاکمیت اور قانون

(۳)

الولاء والبراء دوستی اور دشمنی

اور جان لیجئے کہ رافضی (شیعہ)عبادت و قربانی میں شِرک کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

(وَلا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا) (الکہف:۱۱۰)

اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرو“۔

اسی طرح حکمران حاکمیت و فیصلے میں شرک کرتے ہیں جبکہ اللہ کا فرمان:

(وَلا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا) (الکہف:۲۶)

”اللہ تعالیٰ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا “۔

اور یہ دونوں (حکمران اور رافضی شیعہ)الولاء والبراء (دوستی و دشمنی)کے شرک میں مشترک ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

:

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ)

(المائدة:۵۱)

”اے ایمان والو!تم یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناو یہ تو آپس میں ہی ایک دوسرے کے دوست ہیں تم میں سے جو بھی ان میں سے کسی سے دوستی کرے وہ بے شک انہی میں سے ہے ۔ ظالموں کو اللہ تعالیٰ ہر گز راہ راست نہیں دکھاتا“۔
(اس کی تفسیر میں)ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ” ایسا شخص بھی اُن جیسا مشرک ہے“۔

اور یہ بھی جان لیجئے کہ

”مشرک نجس (پلید)ہیں خواہ اُ ن کا شرک عبادت و قربانی میں ہو یا حکم و فیصلے میں ہو یا پھر الولاء والبراء میں ہو“۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ۔

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ) (التوبۃ:۲۸)

”اے ایمان والو!بلاشبہ مشرک تو بالکل ہی ناپاک ہیں“۔

لہٰذا اُن دونوں میں سے کسی ایک کی صف میں دوسرے کے خلاف شامل ہونا ایسے ہی ہے کہ جیسے نجاست کو نجاست سے صاف کیا

جائے اور یہ نہ تو جائز ہے اور نہ اس سے نجاست صاف ہوتی ہے اس کا واضح مطلب ہے کہ یہ دونوں گروہ ایک ہی سِکّے کے دو رُخ ہیں۔

جبکہ کسی شاعر نے کہا تھادونوں بھائی گندی بدبو ہیں۔ مگرکفر کا شعلہ اپنے بھائی سے زیادہ بدبودار ہے۔یہ ایک گہری کھائی ہے کہ جس میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد جاگِری ہے۔۔۔۔

تو اے موحد بھائی!خبردار رہیے اُن انسانی شیطانوں کی چالوں ، سازشوں اور دھوکوں سے کہ جنہوں نے اپنا وقت رافضیوں کیخلاف باتیں کرنے اور شیعوں کے خطرے سے ڈرانے کے لئے مختص کر رکھا ہے جبکہ اس کے مقابلے میں وہ اُن طواغیت کی گود میں گرے ہوئے ہیں کہ جو شریعت کے علاوہ (دوسرے قوانین)کا نفاذ کرتے ہیں اور جو شریعت کے دشمنوں سے محبت کرتے ہیں اور آپ کو ہر زندیق کا دفاع کرنے میں لگا دیتے ہیں اور آپ کو (ہلاکت کی)گہری گھاٹی میں گرا دیتے ہیں۔۔۔۔

اور اے دین کے محافظو۔۔۔!یاد رکھیے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر صرف طاغوت کو چھوڑنا ہی فرض نہیں کیا بلکہ اس سے بچنا بھی ہم پر فرض کیا ہے اور کنارہ کشی تب ہی ہوسکتی ہے کہ جب اس طاغوت سے رور رہنے میں مبالغے سے کام لیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا

فرمان ہے:

(وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِی کُلِّ أُمَّةٍ رَسُولا أَنِ اعْبُدُوا اللَّہَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ) (النحل ۳۶:)

’’ہم نے ہر اُمت میں رسول بھیجا کہ (لوگو)‘‘صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام معبودوں سے بچو‘‘۔

اور یہ بھی فرمایا:

(وَالَّذِینَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ أَنْ یَعْبُدُوہَا وَأَنَابُوا إِلَی اللَّہِ لَہُمُ الْبُشْرَی فَبَشِّرْ عِبَادِی)
(الزمر:۱۷)

’’اور جن لوگوں نے طاغوت کی عبادت سے پرہیز کیا ورر (ہمہ تن)اللہ کی طرف متوجہ رہے وہ خوشخبری کے مستحق ہیں۔ میرے بندوں کو خوشخبری سنادیجئے‘‘۔

لہٰذا مرتد حکمرانوں سے کنارہ کشی اختیار کرنا واجب ہے جیسا کہ جامد رافضیوں (شیعوں)سے کنارہ کشی واجب ہے ،اور اے مؤحد

بھائی جس چیز کا جاننا آپ کیلئے ضروری ہے وہ یہ کہ رافضیوں کی مرتد حکمرانوں کے خلاف مدد کرنا یا مرتد حکمرانوں کی رافضیوں کے خلاف مدد کرنا، یہ شیطان کا کام ہے ۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی موسیٰ علیہ السلام کی خبر کو ہمارے لیے قصّہ بیان کیا ہے جب فرمایا:

(وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَى حِينِ غَفْلَةٍ مِنْ أَہْلِہَا فَوَجَدَ فِيہَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلانِ ہَذَا مِنْ شِيعَتِہِ وَہَذَا مِنْ عَدُوِّہِ فَاسْتَغَاثَہُ الَّذِی مِنْ شِيعَتِہِ عَلَى الَّذِی مِنْ عَدُوِّہِ فَوَكَزَہُ مُوسَى فَقَضَى عَلَيْہِ قَالَ ہَذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ إِنَّہُ عَدُوٌّ مُضِلٌّ مُبِينٌ ()قَالَ رَبِّ إِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِی فَاغْفِرْ لِی فَغَفَرَ لَہُ إِنَّہُ ہُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ()قَالَ رَبِّ بِمَا أَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ أَكُونَ ظَہِيرًا لِلْمُجْرِمِينَ())

(القصص :۱۵۔۱۷)

''

اور موسیٰ (علیہ السلام)ایک ایسے وقت شہر میں آئے جبکہ شہر کے لوگ غفلت میں تھے یہاں دو شخصوں کو لڑتے ہوئے پایا ، یہ ایک تو اس کے رفیقوں میں سے تھااور یہ دوسرا اس کے دُشمنوں میں سے اس کی قوم والے نے اس کے خلاف جو اس کے دُشمنوں میں سے تھا اس سے فریاد کی جس موسیٰ علیہ السلام نے اسے مُکہ مارا؛ جس سے وہ مرگیا موسیٰ (علیہ السلام)کہنے لگے یہ تو شیطانی کام ہے یقیناً شیطان دُشمن اور کھلے طور پر بہکانے والے ہے پھر دعا کرنے لگے اے میرے پروردگار میں نے خود اپنے اوپر ظُلم کیا تو مجھے

معاف فرمادے ۔اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا وُہ بخشش اور بہت مہربانی کرنے والا ہے کہنے لگے اے میرے رب !جیسے تونے مجھ پر کرم فرمایا:’ ” میں بھی اب ہر گز کسی گنہگار کا مددگار نہ بنوں گا“۔

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ”کافروں کا مددگار اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اسرائیلی کہ جس کی مدد موسیٰ (علیہ السلام)نے کی تھی وہ کافر تھا“ ۔

(زاد المسیر فی علم التفسیر۴/۹۷)

لہٰذا طاغوت کے جھنڈے تلے لڑنا جائز نہیں خواہ شیطان دوسری صف میں ظاہر ہو ، اور اگر کوئی کہے کہ میری نیت تو رافضیوں کو سزاد ینے کی تھی تو ہم کہیں گے کہ نیّت کی دُرستگی کے ساتھ عمل کی اصلاح بھی ضروری ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

(إِنَّ اللَّهَ لا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ) (یونس :۸۱)

اللہ فسادیوں کا کام بننے نہیں دیتا“۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ آپ کی صورتوں اور آپ کے اموال کی طرف نہیں دیکھتا مگر وہ آپ کے دلوں اور آپ کے عملوں کو دیکھتا ہے“ (اسے مسلم نے بیان کیا)

اور اس عمل کی اصلاح کی شرطوں میں سے قیادت (کے نظریات)کا صاف شفاف اور واضح ہونا ہے ۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

” ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیااور اُس نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کونسی لڑائی اللہ کی راہ میں ہے؟ کیونکہ ہم میں سے کوئی غصّے اور تعصب (قوم) کی بنیاد پر لڑتا ہے ؟ اور ایک روایت میں ہے کہ ایک آدمی غنیمت کے حصول کے لئے لڑتا ہے اور ایک آدمی اپنا ذکر کیے جانے کے لئے لڑتا ہے اور ایک آدمی اپنے مقام کے لئے لڑتا ہے تو ان میں سے کون فی سبیل اللہ ہے ؟ ایک روایت میں ہے کہ ایک آدمی قومی حمیت کے لئے لڑتا ہے اور ایک بہادری و شجاعت (دکھانے)کے لئے لڑتا ہے اور ایک دکھلاوے کے لئے لڑتا ہے تو ان میں سے کونسا اللہ کی راہ میں ہے ؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!جواس لیے لڑتا ہے کہ اللہ کا کلمہ سربلند ہو تو وہی اللہ عزوجل کی راہ میں ہے“۔

(متفق علیہ)

اور ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’جو شخص باطل قیادت کے تحت لڑتا ہے ،یاکسی قوم (یا جماعت)کے لئے غضبناک ہوتا ہے یا کسی عصبیّت کی طرف بلاتا ہے یا کسی ایسے گروہ کی مدد کرتا ہے اور (اسی حال میں)وہ قتل ہوگیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ اور ایک روایت میں آتا ہے اور کسی جماعت کے لئے لڑتا ہے تو وہ میری اُمّت میں سے نہیں “۔
(مسلم)

لہٰذا یہ کافی نہیں کہ آدمی اہلِ سنّت والجماعت کی حمیت کے لئے لڑے یا وقار و عزّت اور شجاعت کے لئے لڑے پھر طواغیت کی قیادت کے تحت (صفوں میں)گھس جائے اور اپنے خون کو اُن کے لیے تیل اور ایندھن بنادے اور اپنے جسم کو اُن کا ستون وغیرہ بنائے تاکہ حکمرانی رحمٰن کی شریعت کے بغیر اور قرآن و سنت کے ساتھ کفر کے باوجود مضبو ط ہو ۔

تو اے میرے موحد بھائی آپ کو چاہیے کہ شریعت کو بدلنے والے ان حکمرانوں کے گروہ سے علیحدہ رہیں اسی طرح آپکو رافضی شیعہ سے بھی علیحدہ رہنا چاہیے اور اپنا ہدف اُس چیز کو بنالے کہ جو حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آیا ہے کہ (جب نہ تو اُن کی کوئی جماعت ہو اور نہ امام؟)تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”تو پھر آپ اُن سب فرقوں سے علیحدہ رہیں اور آپ کسی درخت کی جڑ

کو دانتوں سے پکڑ لے حتیٰ کہ اسی حالت میں موت آجائے“۔

(متفق علیہ)

یااللہ ظالموں کو ظالموں سے ہلاک کر اور ہمیں ان کے درمیان سے صحیح سالم نکال لے ۔

وصلی اللہ علی اشرف الانبیاء والمرسلین وعلی اصحابہ اجمعین ۔

ابو ہمام بکر بن عبد العزیز الاثری

۱۴-۲۳۔بمطابق ء ۲۰۱۱

منبر توحید والجہاد

پورا فتویٰ یہاں سے ڈاون لوڈ کیجئے :

http://www.mediafire.com/?4g4l5f1098b5slp